46645 ـ کیا تردید کرنے کے بغیر ہی معاوضہ حاصل کرلے؟

سوال

میں سرکاری محکمہ میں ملازم ہوں، مجھے تردید کا کام سونپا گیا لیکن میں نہیں گیا، لیکن اس کے باوجود مجھے اس کا معاوضہ بھیج دیا گیا ہے، تو کیا میں یہ معاوضہ لے کر کام کی اشیاء میں صرف کر سکتا ہوں؟
یہ علم میں رہے کہ میں مینجر کا سیکرٹری ہوں اور بعض اوقات کام کے لیے مجھے رقم کی ضرورت ہوتی ہے، یا میں اس رقم کو ترک کردوں کیونکہ یہ رقم میرے نام پر منتقل ہو چکی ہے، اب صرف نکلوانی باقی ہے، مجھے معلومات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرامائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب آپ نے تردید کا کام نہیں کیا تو پھر اس کا معاوضہ بھی آپ کے لیے حلال نہیں، آپ کو یہ رقم ترک کردینی چاہیے اور اسے وصول نہ کریں، اور آپ کو یہ چاہیے کہ اس کے ذمہ دار کو بتا دیں کہ آپ اس رقم کے مستحق نہیں، ہو سکتا ہے اس سے آپ اپنے بھائیوں کے لیے خیر و بھلائی میں ایك قدوہ اور نمونہ بن جائیں.

میرے بھائی آپ اپنی کمائی اور کھانا پاکیزہ بنانے کی کوشش کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا، اور وہ حکم پاکیزہ اشیاء میں سے کھانا اور اعمال صالحہ بجا لانا ہے، اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

اے رسولو! تم پاکیزہ اشیاء میں سے کھاؤ اور اعمال صالحہ کرتے رہو، بلا شبہ تم جو عمل کررہے ہو میں اس کی خبررکھنےوالاہوںالمؤمنون (521).

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ رزق تمہیں عطا کیا ہے اس میں کھاؤ، اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے رہو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہوالبقرۃ (172).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو جسم بھی حرام پر پلا اس کے لیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے"

اسے طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں سرکاری ملازم ہوں، اور بعض اوقات ہمارے آفس کی جانب سے ڈیوٹی کے علاوہ ٹائم میں بغیر ڈیوٹی کیے اور دفتر میں حاضری دیے الاؤنس دیا جاتا ہے، اور اسے وہ ملازمین کا وقتا فوقتا الاؤنس شمار کرتے ہیں، یہ علم میں رہے کہ یہ مینجر کے علم میں ہے، اور وہ اس کا اقرار کرتا ہے، تو کیا یہ رقم لینی جائز ہے؟

اور اگر جائز نہیں تو پھر پہلے وصول کی جانے والی رقم کا کیا کروں، کیونکہ میں اسے صرف کر چکا ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے تو یہ ایك برائی اور منکر فعل ہے اور جائز نہیں، بلکہ یہ خیانت میں شمار ہوتا ہے، اس طرح کی جتنی بھی رقم آپ وصول کر چکے ہیں وہ گورنمنٹ کے کھاتے میں واپس کرنی واجب ہے، اور اگر آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر اس رقم کو فقراء و مساکین اور خیر و بھلائی کے کاموں میں صدقہ کردینے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرتے ہوئے آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عزم کریں، کیونکہ کسی بھی مسلمان کے لیے مسلمانوں کے بیت المال سے غیر شرعی طریقہ پر کچھ لینا جائز نہیں، صرف اس شرعی طریقہ ہی سے رقم لی جاسکتی ہے جس پر حکومت عمل کر رہی ہے. اھ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 312).

واللہ اعلم .